سُوْرَةُ الطُّوْرِ

سُوْرَةُ الطُّوْرِ ۵۲ مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	اٰیاتہا ۴۹ رکوعاتہا ۲
سورۂ طور مکہ میں نازل ہوئی اس میں	شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے	اُنچاس آیتیں ہیں اور دو رکوع ہیں

وَالطُّوْرِ ۝۱ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝۲ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝۳ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝۴ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝۵ وَالْبَحْرِ

قسم ہے طور کی ف۱ اور لکھی ہوئی کتاب کی کشادہ ورق میں ف۲ اور آباد گھر کی ف۳ اور اونچی چھت کی ف۴ اور اُبلتے

الْمَسْجُوْرِ ۝۶ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝۷ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝۸ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝۹ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ

ہوئے دریا کی ف۵ بیشک عذاب تیرے رب کا ہو کر رہیگا اُسکو کوئی نہیں ہٹانیوالا ف۶ جس دن لرزے آسمان کپکپا کر ف۷ اور پھریں پہاڑ

سَيْرًا ۝۱۰ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۱ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝۱۲ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ

چل کر ف۸ سو خرابی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کو جو باتیں بناتے ہیں کھیلتے ہوئے ف۹ جس دن کہ دھکیلے جائیں دوزخ کی

جَهَنَّمَ دَعًّا ۝۱۳ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝۱۴ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝۱۵

طرف دھکیل کر یہ ہے وہ آگ جس کو تم جھوٹ جانتے تھے ف۱۰ اب بھلا یہ جادو ہے یا تم کو نہیں سوجھتا ف۱۱

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۶ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ

چلے جاؤ اسکے اندر پھر تم صبر کرو یا نہ صبر کرو تم کو برابر ہے وہی بدلا پاؤ گے جو کچھ تم کرتے تھے ف۱۲ جو ڈرنے والے ہیں وہ

فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۝۱۷ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝۱۸

باغوں میں ہیں اور نعمت میں میوے کھاتے ہوئے جو اُنکو دیے اُنکے رب نے اور بچایا اُنکے رب نے دوزخ کے عذاب سے ف۱۳

(۱) یعنی کوہ "طور" جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ نے کلام کیا۔

(۲) **مخلوقات کی قسمیں** اس کتاب سے شاید لوح محفوظ مراد ہو یا لوگوں کا اعمالنامہ یا قرآن کریم یا طور کی مناسبت سے تورات یا عام کتب سماویہ۔ سب احتمالات ہیں۔

(۳) **بیتِ معمور** شاید کعبہ کو کہا یا ساتویں آسمان پر خانہ کعبہ کی ٹھیک محاذات میں فرشتوں کا کعبہ ہے اُس کو "بیتِ معمور" کہتے ہیں جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔

(۴) یعنی آسمان کی قسم جو زمین کے اُوپر ایک چھت کی طرح ہے اور یا "سقف مرفوع" عرش عظیم کو کہا جو تمام آسمانوں کے اُوپر ہے اور روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جنت کی چھت ہے۔

(۵) دنیا کے اُبلتے ہوئے دریا مراد ہوں، یا وہ عظیم الشان دریا مراد ہو جس کا وجود عرش عظیم کے نیچے اور آسمانوں کے اُوپر روایات سے ثابت ہوا ہے۔

وقف لازم

Surah At-Tur
Brought To You By www.e-iqra.info

(۶) **قدرتِ الٰہیہ پر مخلوقات کی شہادت** یعنی یہ تمام چیزیں جن کی قسم کھائی شہادت دیتی ہیں کہ وہ خدا بہت بڑی قدرت و عظمت والا ہے۔ پھر اس کی نافرمانی کرنے والوں پر عذاب کیوں نہیں آئے گا اور کس کی طاقت ہے جو اس کے بھیجے ہوئے عذاب کو الٹا واپس کر دے گا۔

(۷) یعنی آسمان لرز کر اور کپکپا کر پھٹ پڑے گا۔

(۸) یعنی پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں گے اور روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔

(۹) **کفار کا انجامِ بد** یعنی جو آج کھیل کود میں مشغول ہو کر طرح طرح کی باتیں بناتے اور آخرت کی تکذیب کرتے ہیں۔ اُن کے لیے اُس روز سخت خرابی اور تباہی ہے۔

(۱۰) یعنی فرشتے ان کو سخت ذلت کے ساتھ دھکیلتے ہوئے دوزخ کی طرف لیجائیں گے اور وہاں پہنچا کر کہا جائیگا کہ یہ وہ آگ حاضر ہے جس کو تم جھوٹ جانتے تھے۔

(۱۱) یعنی تم دنیا میں انبیاء کو جادوگر اور ان کی وحی کو جادو کہا کرتے تھے۔ ذرا اب بتلاؤ کہ یہ دوزخ جس کی خبر انبیاء نے دی تھی کیا واقعی جادو یا نظر بندی ہے یا جیسے دنیا میں تم کو کچھ سُوجھتا نہ تھا، اب بھی نہیں سُوجھتا۔

(۱۲) یعنی دوزخ میں پڑ کر اگر گھبراؤ اور چلاؤ گے، تب کوئی فریاد کو پہنچنے والا نہیں۔ اور بفرض محال صبر کر کے چُپ ہو رہو تب تم پر کوئی رحم کھانے والا نہیں۔ غرض دونوں حالتیں برابر ہیں اس جیلخانہ سے نکلنے کی تمہارے لیے کوئی سبیل نہیں۔ جو کرتوت دنیا میں کیے تھے اُن کی سزا یہی حبس دوام اور ابدی عذاب ہے۔

(۱۳) **متقین کے لیے جنّت کی نعمتیں** یعنی جو دنیا میں اللہ سے ڈرتے تھے۔ وہاں بالکل مامون اور بے فکر ہوں گے۔ ہر قسم کے عیش و آرام کے سامان اُن کے لیے حاضر ہیں گے۔ اور یہ ہی انعام کیا کم ہے کہ دوزخ کے عذاب سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا۔

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ﴿٢٠﴾ وَ

کھاؤ اور پیو رچتا ہوا بدلا اُن کاموں کا جو تم کرتے تھے تکیہ لگائے بیٹھے تختوں پر برابر بچھے ہوئے قطار باندھ کر ف۱۴ اور بیاہ دیں ہم نے انکو حوریں بڑی آنکھوں

الَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن

والیاں اور جو لوگ یقین لائے اور اُنکی راہ پر چلی اُنکی اولاد ایمان سے[1] پہنچا دیا ہم نے اُن تک اُنکی اولاد کو اور گھٹایا نہیں ہم نے اُن سے ان کا کیا ذرا

شَيْءٍ ۚ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿٢١﴾ وَأَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢٢﴾ يَتَنَازَعُونَ

بھی ف۱۵ ہر آدمی اپنی کمائی میں پھنسا ہے ف۱۶ اور تار لگا دیا ہم نے اُن پر میووں کا اور گوشت کا جس چیز کو جی چاہے ف۱۷ جھپٹتے ہیں

فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿٢٣﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ﴿٢٤﴾

وہاں پیالا نہ بکنا ہے اُس شراب میں اور نہ گناہ میں ڈالنا ف۱۸ اور پھرتے ہیں اُنکے پاس چھوکرے اُن کے گویا وہ موتی ہیں اپنے غلاف کے اندر ف۱۹

(۱۴) **اہلِ جنّت کی مجلس** یعنی جنتیوں کی مجلس اس طرح ہوگی کہ سب جنتی بادشاہوں کی طرح اپنے اپنے تخت پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہونگے اور انکی ترتیب نہایت قرینہ سے ہوگی۔

[1] کے ساتھ۔

Surah At-Tur
Brought To You By www.e-iqra.info

(۱۵) جنّت میں نیک اولاد اپنے آباء کے ساتھ ہوگی | یعنی کاملوں کی اولاد اور متعلقین اگر ایمان پر قائم ہوں اور ان ہی کاملوں کی راہ پر چلیں۔ جو خدمات ان کے بزرگوں نے انجام دی تھیں یہ بھی ان کی تکمیل میں ساعی ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو جنت میں اُن ہی کے ساتھ ملحق کر دے گا۔ گو ان کے اعمال و احوال سے کمًّا و کیفًا فروتر ہوں۔ تاہم اُن بزرگوں کے اکرام اور عزت افزائی کے لیے ان تابعین کو اُن متبوعین کے جوار میں رکھا جائیگا۔ اور ممکن ہے بعض کو بالکل اُن ہی کے مقام اور درجہ پر پہنچا دیا جائے۔ جیسا کہ روایات سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس صورت میں یہ گمان نہ کیا جائے کہ اُن کاملین کی بعض نیکیوں کا ثواب کاٹ کر ذُرّیت کو دیدیا جائیگا۔ نہیں یہ محض اللہ کا فضل و احسان ہوگا کہ قاصرین کو ذرا اُبھار کر اُوپر کاملین کے مقام تک پہنچا دیا جائے۔ (تنبیہ) احقر نے وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ کا جو مطلب لیا ہے، صحیح بخاری کی یہ حدیث اُس کے مناسب معلوم ہوتی ہے۔ "قَالَتِ الْاَنْصَارُ (یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ!) اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ اَتْبَاعًا وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَ اَبْنَاءَنَا مِنَّا۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَبْنَاءَهُمْ مِنْهُمْ"

(۱۶) اُوپر فضل کا بیان تھا۔ یہاں عدل کا ضابطہ بتلا دیا۔ یعنی عدل کا مقتضا یہ ہے کہ جس آدمی نے جو کچھ اچھا یا بُرا عمل کیا ہے، اُسی کے موافق بدلہ پائے۔ آگے اللہ کا فضل ہے کہ وہ کسی کی تقصیر معاف فرما دے یا کسی کا درجہ بلند کر دے۔

(۱۷) ہر قسم کا مرغوب گوشت اور میوے | یعنی جس قسم کا گوشت مرغوب ہو اور جس جس میوے کو دل چاہے بلا توقف لگاتار حاضر کیے جائیں گے۔

(۱۸) یعنی شراب طہور کا دور جب چلیگا تو جنتی بطور خوش طبعی کے ایک دوسرے سے چھینا جھپٹی کریں گے۔ لیکن اُس شراب میں محض نشاط اور لذت ہوگی۔ نشہ، بکواس، اور فتور عقل وغیرہ کچھ نہ ہوگا۔ نہ کوئی گناہ کی بات ہوگی۔

(۱۹) جنّت کے غلمان | یعنی جیسے موتی اپنے غلاف کے اندر بالکل صاف و شفاف رہتا ہے گرد و غبار کچھ نہیں پہنچتا۔ یہ ہی حال اُنکی صفائی اور پاکیزگی کا ہوگا۔

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا

اور منہ کیا بعضوں نے دوسروں کی طرف آپس میں پوچھتے ہوئے بولے ہم بھی تھے اس سے پہلے اپنے گھروں میں ڈرتے رہتے پھر احسان کیا اللہ نے ہم پر

وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ ع فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ

اور بچا دیا ہم کو لُو کے عذاب سے ہم پہلے سے پکارتے تھے اُس کو بیشک وہی ہے نیک سلوک والا مہربان ف۲۰ اب تو سمجھا دے کہ تو اپنے رب کے فضل

رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ

سے نہ جنوں سی خبر لینے والا ہے اور نہ دیوانہ ف۲۱ کیا کہتے ہیں یہ شاعر ہے ہم منتظر ہیں اُس پر گردش زمانہ کے ف۲۲ تو کہہ تم منتظر رہو کہ میں بھی تمہارے ساتھ

مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ

منتظر ہوں ف۲۳ کیا اُن کی عقلیں یہی سکھلاتی ہیں اُن کو یا یہ لوگ شرارت پر ہیں ف۲۴ یا کہتے ہیں یہ قرآن خود بنا لایا

بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾

کوئی نہیں پر وہ یقین نہیں کرتے پھر چاہئے کہ لے آئیں کوئی بات اسی طرح کی اگر وہ سچے ہیں ف۲۵

(۲۰) اہلِ جنّت کا آپس میں اظہارِ اطمینان | یعنی جنّتی اُس وقت ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر باتیں کرینگے اور غایت مسرت و امتنان

Surah At-Tur
Brought To You By www.e-iqra.info

سے کہیں گے کہ بھائی ہم دنیا میں ڈرتے رہتے تھے کہ دیکھیے مرنے کے بعد کیا انجام ہو۔ یہ کھٹکا برابر لگا رہتا تھا۔ اللہ کا احسان دیکھو کہ آج اُس نے کیسا مامون و مطمئن کر دیا کہ دوزخ کی بھاپ بھی ہم کو نہیں لگی۔ ہم اپنے رب کو ڈر کر اور اُمید باندھ کر پکارا کرتے تھے آج دیکھ لیا کہ اُس نے اپنی مہربانی سے ہماری پکار سنی اور ہمارے ساتھ کیسا اچھا سلوک کیا۔

(۲۱) **آپؐ کاہن اور مجنون نہیں ہیں** کفار حضورؐ کو کبھی دیوانہ کہتے، کبھی کاہن، یعنی جنوں اور شیطانوں سے کچھ جھوٹی سچی خبریں لے کر چلتی کر دیتے ہیں۔ اتنا نہیں سمجھتے تھے کہ آج تک کسی کاہن اور دیوانے نے ایسی اعلیٰ درجہ کی نصیحتیں اور حکیمانہ اصول، اس طرح کے صاف شستہ اور شائستہ طرز میں بیان کئے ہیں۔ اِسی لیے فرمایا کہ آپ ان کو بھلا بُرا سمجھاتے رہیے اور پیغمبرانہ نصیحتیں کرتے رہیے۔ انکی بکواس سے دلگیر نہ ہوں۔ جب اللہ کے فضل و رحمت سے نہ آپ کاہن ہیں نہ مجنون، بلکہ اُس کے مقدس رسول ہیں تو نصیحت کرتے رہنا آپ کا فرض منصبی ہے۔

(۲۲) **آپؐ شاعر بھی نہیں ہیں** یعنی پیغمبر جو اللہ کی باتیں سناتا اور نصیحت کرتا ہے، کیا یہ لوگ اس لیے قبول نہیں کرتے کہ آپ کو محض ایک شاعر سمجھتے ہیں اور اس بات کے منتظر ہیں کہ جس طرح قدیم زمانہ کے بہت سے شعراء گردش زمانہ سے یونہی مر مرا کر ختم ہو گئے ہیں، یہ بھی ٹھنڈے ہو جائیں گے۔ کوئی کامیاب مستقبل اِن کے ہاتھ میں نہیں۔ محض چند روز کی وقتی واہ واہ ہے اور بس۔

(۲۳) یعنی اچھا تم میرا انجام دیکھتے رہو، میں تمہارا دیکھتا ہوں۔ عنقریب کھل جائیگا کہ کون کامیاب ہے، کون خائب و خاسر،

(۲۴) **منکرین کی بے عقلی** یعنی پیغمبر کو مجنون کہہ کر گویا اپنے کو بڑا عقلمند ثابت کرتے ہیں۔ کیا اُن کی عقل و دانش نے یہ ہی سکھلایا ہے کہ ایک انتہائی صادق، امین، عاقل و فرزانہ، اور سچے پیغمبر کو شاعر یا کاہن یا دیوانہ قرار دے کر نظر انداز کر دیا جائے۔ اگر شاعروں اور پیغمبروں کے کلام میں تمیز بھی نہیں کر سکتے تو کیسے عقلمند ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دل میں سمجھتے سب کچھ ہیں مگر محض شرارت اور کجروی سے باتیں بناتے ہیں۔

(۲۵) **منکرین قرآن کو چیلنج** یعنی کیا یہ خیال ہے کہ پیغمبر جو کچھ سنا رہا ہے وہ اللہ کا کلام نہیں؟ بلکہ اپنے دل سے گھڑ لایا؟ اور جھوٹ موٹ خدا کی طرف منسوب کر دیا؟ سو نہ ماننے کے ہزار بہانے۔ جو شخص ایک بات پر یقین نہ رکھے اور اُسے تسلیم نہ کرنا چاہے، وہ اسی طرح کے بے سروپا احتمالات نکالا کرتا ہے۔ ورنہ آدمی ماننا چاہے تو اتنی بات سمجھنے کے لیے کافی ہے کہ وہ دنیا کی تمام طاقتوں کو اکٹھا کر کے بھی اس قرآن کا مثل نہیں لا سکتے اور جیسے خدا کی زمین جیسی زمین، اور اُس کے آسمان جیسا آسمان بنانا کسی سے ممکن نہیں، اُس کے قرآن جیسا قرآن بنا لانا بھی محال ہے۔

أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ﴿۳۵﴾ أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ﴿۳۶﴾

کیا وہ بن گئے ہیں آپ ہی آپ یا وہی ہیں بنانے والے یا انہوں نے بنایا آسمانوں کو اور زمین کو کوئی نہیں پر وہ یقین نہیں کرتے ف۲۶

أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ ﴿۳۷﴾ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُم

کیا اُن کے پاس ہیں خزانے تیرے رب کے یا وہی داروغہ ہیں ف۲۷ کیا اُنکے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر سُن آتے ہیں تو چاہیے لے آئے جو سنتا ہے اُن میں

بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿۳۸﴾ أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ﴿۳۹﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿۴۰﴾ أَمْ

ایک سند کھلی ہوئی ف۲۸ کیا اُسکے یہاں بیٹیاں ہیں اور تمہارے لیے بیٹے ف۲۹ کیا تو مانگتا ہے اُنسے کچھ بدلا سو اُن پر تاوان کا بوجھ ہے ف۳۰ کیا

عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿۴۱﴾ أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ ﴿۴۲﴾

ان کو خبر ہے بھید کی سو وہ لکھ رکھتے ہیں ف۳۱ کیا چاہتے ہیں کچھ داؤ کرنا سو جو منکر ہیں وہی آتے ہیں داؤ میں ف۳۲

Surah At-Tur
Brought To You By www.e-iqra.info

(۲۶) کیا ان کفار کا کوئی خالق نہیں؟ یعنی پیغمبر خدا کی بات کیوں نہیں مانتے۔ کیا اُن کے اُوپر کوئی خدا نہیں جس کی بات ماننا اُن کے ذمہ لازم ہو۔ کیا بغیر کسی پیدا کرنے والے کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں؟ یا خود اپنے آپ کو خدا سمجھتے ہیں؟ یا یہ خیال ہے کہ آسمان و زمین اُن کے بنائے ہوئے ہیں لہٰذا اس قلمرو میں جو چاہیں کرتے پھریں، کوئی ان کو روکنے ٹوکنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ یہ سب خیالات باطل اور مہمل ہیں۔ وہ بھی دلوں میں جانتے ہیں کہ ضرور خدا موجود ہے جس نے اُن کو اور تمام زمین و آسمان کو نیست سے ہست کیا۔ مگر اس علم کے باوجود جو ایمان و یقین شرعاً مطلوب ہے اُس سے محروم اور بے بہرہ ہیں۔

(۲۷) کیا اللہ کے خزانے اُن کے پاس ہیں؟ یعنی کیا یہ خیال ہے کہ زمین و آسمان گو خدا کے بنائے ہوئے ہیں، مگر اُس نے اپنے خزانوں کا مالک ان کو بنا دیا ہے؟ یا اس کے ملک اور خزانوں پر انہوں نے زور سے تسلط اور قبضہ حاصل کر لیا ہے پھر ایسے صاحب تصرف و اقتدار ہو کر وہ کسی کے مطیع و منقاد کیوں بنیں۔

(۲۸) یعنی کیا یہ دعویٰ ہے کہ وہ زینہ لگا کر آسمان پر چڑھ جاتے اور وہاں سے ملائے اعلیٰ کی باتیں سُن آتے ہیں۔ پھر جب ان کی رسائی براہ راست اُس بارگاہ تک ہو تو کسی بشر کا اتباع کرنے کی کیا ضرورت رہی۔ جس کا یہ دعویٰ ہو تو بسم اللہ اپنی سند اور حجت پیش کرے۔

(۲۹) اللہ کے لیے بیٹیاں اور اپنے لئے بیٹے یعنی کیا (معاذ اللہ) خدا کو اپنے سے گھٹیا سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ بیٹے اور بیٹیوں کی اس تقسیم سے مترشح ہوتا ہے اور اس لیے اس کے احکام و ہدایات کے سامنے سر تسلیم جھکانا اپنی کسر شان سمجھتے ہیں۔

(۳۰) یعنی کیا یہ لوگ آپ کی بات اس لیے نہیں مانتے کہ خدانہ کردہ آپ اُن سے اس ارشاد و تبلیغ پر کوئی بھاری معاوضہ طلب کر رہے ہیں جس کے بوجھ سے وہ دبے جاتے ہیں۔

(۳۱) یعنی کیا خود اُن پر اللہ اپنی وحی بھیجتا اور پیغمبروں کی طرح اپنے بھید پر مطلع کرتا ہے جسے یہ لوگ لکھ لیتے ہیں جیسے انبیاء کی وحی لکھی جاتی ہے۔ اس لیے اُن کو آپ کی پیروی کی ضرورت نہیں۔

(۳۲) کفار کے داؤ خود اُن پر لوٹ جائینگے یعنی اُن میں سے کوئی بات نہیں تو کیا پھر یہ ہی ارادہ ہے کہ پیغمبر کے ساتھ داؤ پیچ کھیلیں اور مکر و فریب اور خفیہ تدبیریں گانٹھ کر حق کو مغلوب یا نیست و نابود کر دیں۔ ایسا ہے تو یاد رہے کہ یہ داؤ پیچ سب اُن ہی پر اُلٹنے والے ہیں۔ عنقریب پتہ لگ جائیگا کہ حق مغلوب ہوتا ہے یا وہ نابود ہوتے ہیں۔

أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٤٣﴾ وَإِن يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا

کیا اُنکا کوئی حاکم ہے اللہ کے سوائے وہ اللہ پاک ہے اُنکے شریک بنانے سے ف۳۳ اور اگر دیکھیں ایک تختہ آسمان سے گرتا ہوا کہیں

سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ﴿٤٤﴾ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ﴿٤٥﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ

یہ بادل ہے گاڑھا ف۳۴ سو تو چھوڑ دے اُنکو یہاں تک کہ دیکھ لیں اپنے اُس دن کو جس میں اُن پر پڑیگی بجلی[1] کی کڑک جس دن کام نہ آئیگا اُن کو اُن کا داؤ

شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا

ذرا[2] بھی اور نہ اُنکو مدد پہنچے گی ف۳۵ اور ان گنہگاروں کے لیے ایک عذاب ہے اُس سے ورے پر بہت اُن میں کے نہیں

يَعْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٤٨﴾ وَمِنَ

جانتے ف۳۶ اور تو ٹھہرا رہ منتظر اپنے رب کے حکم کا تو تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے ف۳۷ اور پاکی بیان کر اپنے رب کی خوبیاں جس وقت تو اٹھتا ہے ف۳۸ اور کچھ رات

[1] کڑک بجلی۔ [2] کچھ

Surah At-Tur
Brought To You By www.e-iqra.info

الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿۴۹﴾

میں بول اُسکی پاکی اور پیٹھ پھیرتے وقت تاروں کے ﴿۴۹﴾

(۳۳) یعنی کیا خدا کے سوا کوئی اور حاکم اور معبود تجویز کر رکھے ہیں جو مصیبت پڑے پر اُن کی مدد کریں گے؟ اور جن کی پرستش نے خدا کی طرف سے اُن کو بے نیاز کر رکھا ہے؟ سو یاد رہے کہ یہ سب اوہام و وساوس ہیں۔ اللہ کی ذات اس سے پاک ہے کہ کوئی اس کا شریک و مثیل یا مقابل و مزاحم ہو۔

(۳۴) **کفار کی تکذیب محض ضد اور عناد ہے** | یعنی حقیقت میں ان میں سے کوئی بات نہیں۔ صرف ایک چیز ہے "ضد اور عناد" جس کی وجہ سے یہ لوگ ہر صحیح بات کے جھٹلانے پر تُلے ہوئے ہیں۔ اِن کی کیفیت تو یہ ہے کہ اگر ان کی فرمائش کے موافق فرض کیجئے آسمان سے ایک تختہ اِن پر گرا دیا جائے، تو دیکھتی آنکھوں اس کی بھی کوئی تاویل کر دیں گے۔ مثلاً کہیں گے کہ یہ آسمان سے نہیں آیا۔ بادل کا ایک حصہ گاڑھا اور منجمد ہو کر گر پڑا ہے۔ جیسے بڑے بڑے اولے کبھی کبھی گرتے ہیں۔ بھلا ایسے متعصب معاندوں سے ماننے کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔

(۳۵) **کفار کو مہلت دیجیے** | یعنی ایسے معاندوں کے پیچھے پڑنے کی زیادہ ضرورت نہیں۔ چھوڑ دیجیے کہ چند روز اور کھیل لیں اور باتیں بنا لیں۔ آخر وہ دن آنا ہے جب قہر الٰہی کی کڑک بجلی سے اِن کے ہوش و حواس جاتے رہیں گے۔ اور بچاؤ کی کوئی تدبیر کام نہ دیگی، نہ کسی طرف سے مدد پہنچے گی (غالباً اس سے آخرت کا دن مراد ہے)۔

(۳۶) **کفار کے لیے دنیا کا عذاب** | یعنی ان میں سے اکثروں کو خبر نہیں کہ آخرت کے عذاب سے ورے دنیا میں بھی اُن کے لیے ایک سزا ہے جو مل کر رہے گی۔ شاید یہ معرکہ "بدر" وغیرہ کی سزا ہو۔

(۳۷) یعنی صبر و استقامت کے ساتھ اپنے رب کے حکم تکوینی و تشریعی کا انتظار کیجیے جو عنقریب آپ کے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ اور آپ کو مخالفین کی طرف سے کچھ بھی نقصان نہ پہنچے گا کیونکہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے زیر حفاظت ہیں۔

(۳۸) **تسبیح و تحمید کی تاکید** | یعنی صبر و تحمل اور سکون و اطمینان کے ساتھ ہمہ وقت اللہ کی تسبیح و تحمید اور عبادت گذاری میں لگے رہیے۔ خصوصاً جس وقت آپ سو کر اُٹھیں یا نماز کے لیے کھڑے ہوں، یا مجلس سے اُٹھ کر تشریف لے جائیں، اِن حالات میں تسبیح وغیرہ کی مزید ترغیب و تاکید آئی ہے۔

(۳۹) **تہجد کے وقت تسبیح** | "رات کے حصہ" سے مُراد شاید تہجد کا وقت ہو، اور تاروں کے پیٹھ پھیرنے کا وقت صبح کا وقت ہے۔ کیونکہ صبح کا اُجالا ہوتے ہی ستارے غائب ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ تم سورۃ الطور وللہ الحمد والمنہ۔

Surah At-Tur
Brought To You By www.e-iqra.info